ایک زمانہ ایسا آئے گا

25-July-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کا زمانہ **قِیامت** کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آیندہ دور کے فِتنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارَکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چنتی ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے

عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت روزی روٹی وغیرہ کا حاصل ہونا اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہو گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: وہ اُسے آمدنی کی کمی پر شرم دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔

(الزھد الکبیر للبیہقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا... الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت و نصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَورَتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جَلی کَٹی باتیں سُناتی ہیں: "فُلاں کے پاس تو کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گُھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گُھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈ شیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یو پی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِید پر اپنے بچوں کی امّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ مجھے عِید پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوا دیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی امی کو فلاں شاپنگ مال سے

شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کروادیجئے، فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہو گیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔ تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی تکلیف اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی جائز و ناجائز فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، لَایُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَام** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا، حرام سے یا حلال سے۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من ... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فِکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دِلیر (یعنی بے خوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو آزمائش میں مُبتَلا

کرنے سے بچیں اور طرح طرح کی بے جا فرمائشوں میں پڑ کر ان کے لئے مشکلات کھڑی نہ کریں، بلکہ جو کچھ میسر ہو اس پر راضی رہ کر ہر حال میں صبر اور شکر سے کام لیں اِنْ شَآءَ اللہ نفس و شیطان کے حیلوں سے بچنے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی، اور زندگی مشکل ہونے کے بجائے مزید آسان لگے گی۔ یاد رہے! ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنے سے اللہ کریم خوش ہوتا ہے اور نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بہت بڑی بد نصیبی ہے کہ جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں اور وہ خود کنگال رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہیے، اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، انہیں قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت سکھائی جائے۔ آخرت کی فکر دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

وہ وقت جس کی نشاندہی رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور سنتوں پر عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

سُنّتیں اپنانا اَنگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

(1) اِرْشاد فرمایا: **اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ** یعنی اختلافِ اُمّت

کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہتھیلی میں اَنگارہ رکھنے والے کی طرح ہو گا۔

(نوادر الاصول، الاصل الثالث عشر، الجزء الاول، ص ٦٨، حدیث: ٨٧)

(2) اِرْشاد فرمایا: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلٰى دِينِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ۱۱۵/۴، حدیث: ۲۲۶۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قِیامت ہو گا جس کی اِبتدا آج ہو چکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج نماز کی پابندی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً نا ممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں اَنگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر (صبر کرنے والے) کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہو جاوے گا۔ (مر آۃ المناجیح، ۷/ ۱۷۲ ملخصًا)

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور دِین سے دوری ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اب جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتیں، شَرْعی پردہ کرتیں اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت ترین آزمائش ہے، اسلامی بہنیں جو ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ ایک طرف تو مُعاشَرہ (Society) اُن کو طرح طرح سے ستاتا، اُن کا دل دُکھاتا اور اُن کا حوصلہ کم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف نیک اَعمال

کرنے میں نَفْس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں۔

خود اِنصاف کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن افسوس! اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والی لے سے کوئی غَلَطی ہو جائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت و سُنّت پر چلنے والوں کو میڈیا، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع کا سہارا لے کر طرح طرح سے بدنام کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں جس سے لوگوں کے دلوں میں اُن کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، نتیجۃً لوگ اُن سے بدظن ہوتے، اُن کو اَہَمِّیَّت نہیں دیتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے مشکل حالات میں دِین پر چلنے والی اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان (Loss) کا باعث بنتی ہے، اگر ہم واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتی ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہرگز کسی اسلامی بہن کو اپنا مُخالِف مت بنایئے۔ کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہرحال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو پھر بھی گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو۔ (**کشف الخفاء، حرف الهمزة مع الفاء**، ۱/۱۴۱)

(2) ارشاد فرمایا: جس نے میری اُمّت کے بگڑتے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھام لیا تو اسے سو

(100)**شہیدوں** کا ثواب ملے گا۔(مشکوۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۱/۵۵،حدیث: ۱۷۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ(پاک) کا بندہ عُمْر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ (زخم) کھاتا رہتا ہے۔ اللہ(پاک) اور رسول(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جہاد، جِہادِ اَکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۱۷۳)

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور اندر سے دشمن ہوں گے، عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: (اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبَت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔(مسند احمد، مسند الأنصار،۸/۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہِر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانیہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی (اکیلے) میں یا تو اَعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں:) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خوف، اللہ(پاک) سے اُمّید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خَوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہوگی۔ ہر عمل اِخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں

سے ظاہری مَحبَّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔ (مر آۃ المناجیح، ۷/۱۴۰-۱۴۱)

میرے لئے کیا عمل کیا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہیے، حتّٰی کہ اگر کوئی دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، چنانچہ

مَروِی ہے، اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی: فُلاں زاہِد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے) سے کہہ دو کہ تمہارا دُنیا سے بے رَغبتی اختیار کرنا اپنے نَفْس کو سکون پہنچانے کے لئے ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِلے میں کیا عمل کیا۔ عَرْض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرْشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟۔ (حلیۃ الاولیاء، طبقات اھل المشرق، ذکر جماعۃ من اعلام البغدادیین، ۱۰/۳۳۷، حدیث: ۱۵۳۸۴)

لِہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہر قسم کے جائز تَعَلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اللہ پاک کے لئے ایک دوسرے سے دوستی رکھتی ہیں اُنہیں مبارک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامِل اِیمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو قِیامت کے دن ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرْش کے آس پاس یاقُوت (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کے کمرے اُن کے ٹھکانے ہوں

گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے ، چنانچہ

رضائے الٰہی کے لئے مَحَبَّت کرنے والوں کی جزا

(1) ارشاد فرمایا: جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے مَنْع کرے، اُس نے اپنا اِیمان کامل کر لیا۔ (ابو داود، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱)

(2) ارشاد فرمایا: دو (2) شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت کی، ایک مَشْرِق میں ہے، دُوسرا مَغْرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کر دے گا اور فرمائے گا: یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحَبَّت کی تھی۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربة... الخ، فصل فی المصافحة... الخ، ۶/۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۲)

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھنے والے عَرْش کے آس پاس یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔ (معجم کبیر، سلیمان بن عطاء... الخ، ۴/۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳)

(4) ارشاد فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجد کے کمرے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں مِلتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربة... الخ، فصل فی المصافحة... الخ، ۶/۴۸۷، حدیث: ۹۰۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو آپ نے سُنا کہ جو خوش قسمت مسلمان اللہ پاک کی خاطر

ایک دوسرے سے مَحَبَّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل قِیامت کے روز اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا۔ افسوس! آج کل ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرَستی اِس قدر عام ہوچکی ہے کہ دُنیوی مُعاملات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرَض اور اپنا فائدہ تلاش کرتے پھرتے ہیں، مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابُوالْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی سُنّت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۱۳ماخوذاً) مگر بدقسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں کیا جاتا، عام طور پر ہم جان پہچان والیوں سے سلام کرتی ہیں ایسا نہ ہو سب اسلامی بہنوں سے سلام وملاقات کی ترکیب بنایئے۔

بہرحال ہمیں چاہئے کہ کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر اسلامی بہن کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتی ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوایتی اور بَناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دنیا سے بے رغبتی رِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔(حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱، حدیث: ۳۴۷۳)

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: قِصّہ بیان کرنے

اور وَعظ (یعنی تقریریں) کرنے والوں کی طرح لوگ، نیک لوگوں کے زُہد و تقویٰ کی روایتیں ایک دوسرے کو سُناسُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔ (فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶)

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِیّ بِن حاتِم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے مَحلّات اور اُس میں جنتیوں کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو اعلان کیا جائے گا: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ اعلان سُن کر) وہ ایسے افسوس کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسے افسوس کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میں نے اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم اکیلے میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔ (معجم اوسط، باب

المیم، ۱۳۵/۴-۱۳۶، حدیث: ۵۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلا شبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سَر اُٹھا رہا ہے، اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتی ہیں؟ تو آیئے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور ایمان کی سلامتی کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وَقْت عاشقانِ رسول مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں ایمان کی سلامتی کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنیٰ میں سُنّتوں کا پیکر بناتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر** نکلنے سے بچا جائے کہ اسی میں سلامتی ہے۔

(3) موجودہ دور میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جا رہا ہے، اسلام دشمن قُوّتیں اپنے بُرے مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کر کے کھلم کھلا اسلامی اَحکام کا مذاق اُڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جا رہی ہیں، اسی

کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھئے

(4)عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت مددگار ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغات کی بَرَکت سے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت نصیب ہوگی اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔

(5)فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل، **مَدَنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ **مَدَنی چینل** وہ واحد چینل ہے جس پر دکھایا جانے والا ہر سلسلہ شریعت کے مطابق ہوتا ہے، **مَدَنی چینل** عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، **مَدَنی چینل** پر درست اسلامی تعلیمات کو دکھایا جاتا ہے، **مَدَنی چینل** مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مَدَنی چینل دیکھئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

آیئے! امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ **"اِثْمِد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷) ☆ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔(فتاوىٰ هنديه، ۵/۳۵۹) ☆ سُرمہ سوتے وَقْت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰) ☆ سُرمہ استعمال کرنے کے تین(3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین(3) تین(3) سَلائیاں، (2) کبھی دائیں(سیدھی) آنکھ میں تین(3) اور بائیں(اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو(2) دو(2) اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸) ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد